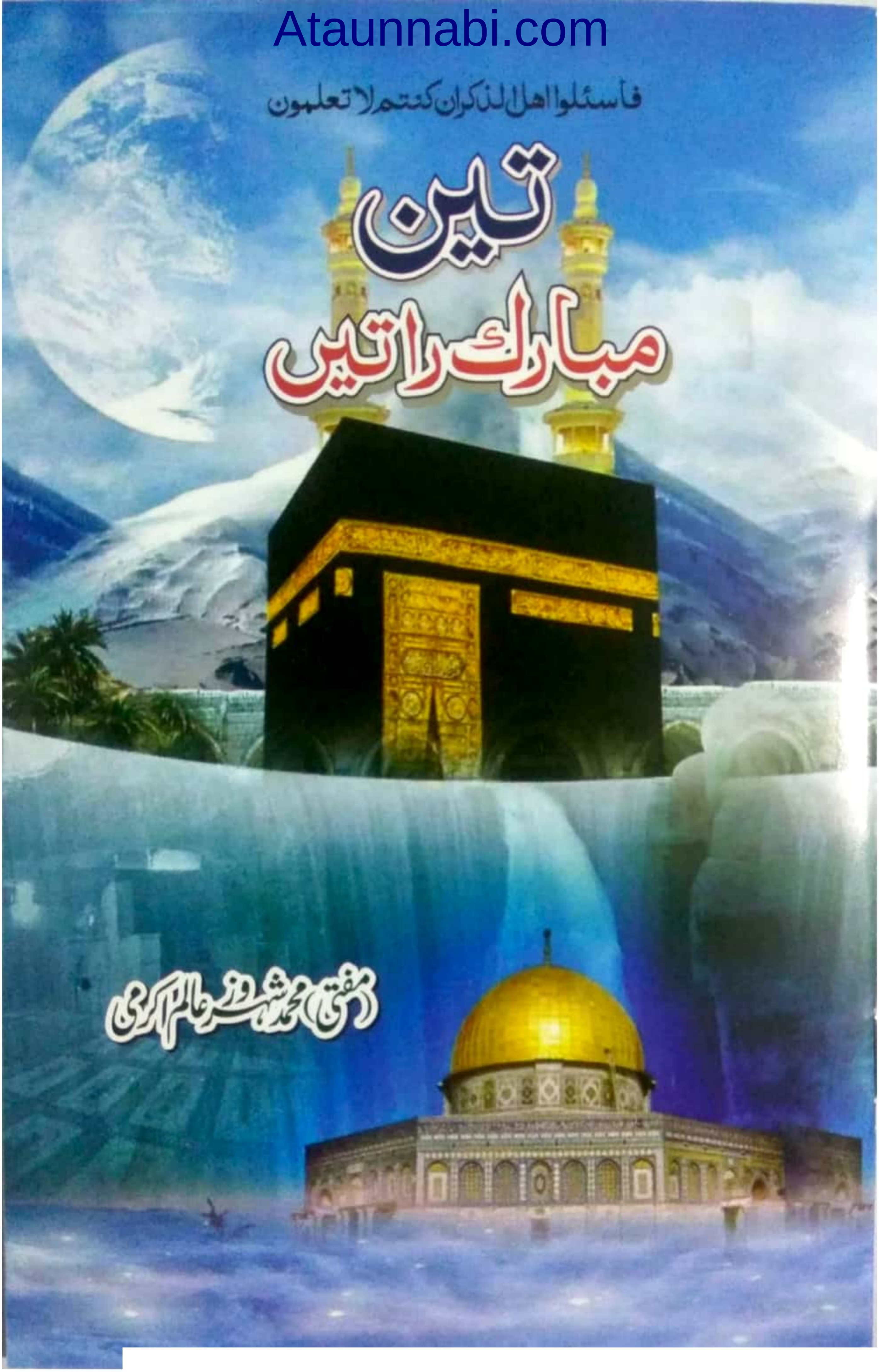

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

تین
مبارک راتیں

مفتی محمد شہروز عالم اکرمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیض روحانی: قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سیدی وسندی جدی ومجدی
حضرت علامہ الشاہ صوفی تفضل حسین صاحب قبلہ رشیدی رحمۃ اللہ علیہ

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون

۳ مبارک راتیں

مؤلف

(مفتی) محمد شہروز عالم اکرمی

شیخ الحدیث دار العلوم قادریہ حبیبیہ ہوڑہ
وخطیب وامام بالی جامع مسجد ہوڑہ
ناشر: بالی جامع مسجد بالی ہوڑہ۔

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : تین مبارک راتیں

مؤلف : (مفتی) محمد شہروز عالم اکرمی

خطیب وامام بالی جامع مسجد

شیخ الحدیث: دار العلوم قادریہ حبیبیہ، فیلخانہ، ہوڑہ۔

حسب فرمائش : جناب ماسٹر محمد اکبر علی انصاری

سن اشاعت : رجب المرجب 1440ھ بمطابق 2019ء

ناشر : بالی جامع مسجد، بالی ہوڑہ

تعداد : 1000

ہدیہ :

انتساب

میں اپنی اس ننھی کاوش کو

محترمی والدین کریمین

جن کی دعائے نیم شبی نے

مجھے راہ زیست میں عروج بخشا

اور

قائد ملت، رئیس المتکلمین، سلطان المناظرین

حضرت علامہ **مفتی عبد المنان کلیمی** صاحب قبلہ

جن کی محنت و شفقت

اور

دعائے صبح گاہی نے ابجد علم کا شعور عطا کیا

کی طرف

منسوب کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں

محمد شہروز عالم اکرمی

عرض کرتا ہوں

اسلام کے دامن میں مسلمانوں کی فلاح دارین کی خاطر بے شمار راہیں اللہ رب العزت نے کھول رکھا ہے۔ ان میں کچھ راتیں بھی ہیں جو مسلمانوں کے لئے نوید مغفرت لے کر آسمان دنیا پر چھاتی ہیں اور بے شمار گنہ گار بندوں کی مغفرت کا سامان کر جاتی ہیں۔ ان میں تین راتیں بڑی مشہور ہیں شب معراج، شب قدر اور شب برات ان راتوں میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مخصوص انعامات کا نزول فرماتا ہے اور بندے ان انعامات کو حاصل کر کے منزل مقصود پاتے ہیں۔ متذکرہ راتوں میں ہمارے نبی ﷺ کی مخصوص عبادات اور اولیا و صلحا کی ریاضات بہت معروف ہیں۔ مگر زمانہ کے گزرنے اور نت نئی ایجادات نے جس طرح دنیا کے دیگر شعبہ جات میں اپنی حکمرانی کا سکہ داخل کر رکھی ہیں ٹھیک اسی طرح کچھ ناسمجھ مسلمان ان راتوں میں عبادات کی بجائے خرافات کو ترجیح دینے پر تلے ہیں۔ جیسے شب برات میں قبرستانوں کی سیر سپاٹ پٹاخہ و آتش بازی اور بائیک ریسنگ اب مسلم نوجوانوں کا معمول بنتا جا رہا ہے۔ اسی طرح شب قدر میں فرض اور قضا نمازوں کو چھوڑ کر نوافل کی کثرت ایک فیشن بن چکی ہے اور شب

معراج میں تو ہم مسلمانوں کو سونے سے ہی فرصت نہیں ملتی جب کہ اسی رات ہم سب کو نماز جیسی عبادت ملی جس کے ذریعہ قرب خداوندی ملے گا۔ اس کتاب میں انہی عناوین پر بحث کی گئی ہے تاکہ نوجوان نسلیں آسانی کے ساتھ ان متذکرہ راتوں کو اپنی مغفرت کا سامان بنا سکیں۔

بہر حال ہم اپنے نصیبے پہ خوش ہیں کہ ہمیں وہ آفاقی مذہب ملا جس میں راہ نجات بہت عیاں ہے۔ آج نہایت مسرت ہو رہی ہے کہ بالی جامع مسجد ہوڑہ کے مصلیان اور اہالیان بالی ہوڑہ نے مل کر ایک کتاب بنام " تین مبارک راتیں" ترتیب دینے پر مہمیز دیا خصوصا ممنون ہوں جناب ماسٹر محمد اکبر علی انصاری صاحب کا جنہوں نے ہر موڑ پر اس ناچیز کا ساتھ دیا۔ میں اس قابل نہیں تھا مگر ان حضرات کی محبتوں اور شفقتوں نے حوصلہ بخشا کہ میرے ناتواں دست و بازو میں قوت پیدا ہوئی اور جو کچھ ہو سکا قرآن وحدیث اور اقوال سلف صالحین کے آئینہ میں حاضر خدمت کرنے کا موقع ملا مجھے امید ہے کہ ان تین راتوں کو سمجھنے میں ان شاء اللہ قوم کو مدد ملے گی اور قوم عمل کر کے اپنی آخرت سنوارے گی۔ ان تمام حضرات کا میں شکر گزار ہوں جنہوں نے کسی طرح بھی اس میں تعاون کا ہاتھ بڑھایا اور دعا گو بھی ہوں کہ مولی کریم اپنے حبیب رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ جملہ معاونین و مخلصین کو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد شہروز عالم اکرمی

خطیب وامام بالی جامع مسجد ہوڑہ۔

●

تاثر گرامی

زیر نظر رسالہ "تین مبارک راتیں" حضرت علامہ مفتی محمد شہروز عالم اکرمی صاحب (شیخ الحدیث دارالعلوم قادریہ حبیبیہ، فیل خانہ، ہوڑہ) کی تالیف انیق ہے جو اپنی خوبیوں پر جامع ہے۔ مولانا موصوف جوان نسل میں انتہائی محنتی اور تحقیقی ہیں۔ آپ کی تدریسی صلاحیت تحریرات اور تقریرات ہر اک لائق تحسین ہیں۔ موصوف مغربی بنگال کے ضلع ہوڑہ کے مشہور و معروف ادادرہ دارالعلوم قادریہ حبیبیہ میں تدریسی خدمت پہ مامور ہیں جہاں نہایت ایمانداری اور جانفشانی کے ساتھ طالبان حق و صداقت کی زلف ژولیدہ کو خط مستقیم دینے میں مصروف ہیں وہیں پہ ضلع ہوڑہ بالی کی جامع مسجد کے خطیب و امام بھی ہیں۔ موصوف بہت کم مدت امامت میں پورے علاقے کو اپنے علمی و عملی جاہ و جلال سے تابناک بنائے ہوئے ہیں جس کا واضح ثبوت خود اس کتاب کی ناشرین کی فہرست کے مطالعہ سے ملتا ہے۔ عوام کا اپنے امام کے تئیں ایسی ہمدردی بڑے بڑے کارنامے انجام دینے پر مجبور کرتی ہے۔ ایسے مقتدیوں اور اہل اسلام کا خیر مقدم ہے جو اپنے امام کا حاصلہ بڑھانے میں معاون ہیں۔

اللہ رب العزت نے موصوف کو علم و ادب میں وہ درک دیا ہے کہ پیچیدہ مسائل کو

بھی دلائل و براہین سے لیس کر کے محض چند منٹوں میں رقم قرطاس کر کے اپنے ہم عصروں کو دنگ کر دیتے ہیں۔ درس نظامیہ پر کامل قدرت کے ساتھ ساتھ جدید عصری معلومات پہ بھی بحمدہ تعالیٰ کافی دسترس ہے۔

زیر نظر رسالہ میں موصوف نے مشہور و معروف ان تین راتوں کا ذکر کیا ہے جن راتوں میں صدیوں سے امت مسلمہ کا معمول عبادت و ریاضت رہا ہے اور ہے۔ پہلے کیا مخالفین اور کیا موافقین سبھی ان راتوں کی ایک ساعت کو اپنے لئے نجات کا باعث سمجھتے تھے اور ان راتوں کے استقبال میں فرش راہ بنے رہتے۔ مگر ان چند سالوں میں ان راتوں کے تعلق سے مخالفین نے بڑے پروپیگنڈے کئے۔ خصوصا شب معراج اور شب برات کے تعلق سے کہ ان راتوں میں کوئی عبادت نہیں اور یہ سب بدعت ہے جب کہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے نصوص ان راتوں کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ پھر اقوال واعمال صحابہ تابعین اور سلف صالحین کے ذریعہ بھی ہماری رہنمائی ہو رہی ہے۔ جس کو موصوف نے بڑے دل نشیں پیرائے میں بیان کئے ہیں اور بڑے مسکت انداز میں مخالفین کا جواب بھی دے دئے ہیں۔

میں تو سمجھتا ہوں شب معراج میں نوافل کی کثرت کرنے پر یہی دلیل کافی ہے کہ اس رات سرور دو جہاں فخر انس و جاں سیاح لامکاں احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر معراج کا تحفہ نماز کو قرب خداوندی سے ارض خاکی پر لا کر ہم خاکیوں کو ہم دوش ثریا کیا اور اپنے اس خاص ملاقات الٰہی میں والسلام علینا عباد اللہ الصالحین کہہ کر ہم گنہہ گار بندوں کی طرف سے اس سبحن و سبوح وقدوس کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ کیا اس شکرانہ میں اپنی نوافل کے ذریعہ اس رات کو زندہ رکھنا ہم بندوں کا حق نہیں؟

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)

موصوف نے ان تین راتوں کی قدرے تفصیل کیں جس سے ان راتوں کی اہمیت وفضیلت دیگر راتوں پہ اظہر ہے۔ مولیٰ کریم سے دعا ہے کہ قلم میں زور عطا کرے اور علم میں مزید قوت بخشے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مختصر کتاب عوام الناس کے لئے مفید ثابت ہوگی اور تینوں رات کی اہمیت وفضیلت اور ان کی عبادات وریاضات کو سمجھنے میں معاون۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین۔

ابوحذیفہ مصباحی
بانی: تحریک نہج الاسلام شیب پور ہوڑہ
جنرل سکریٹری: مجلس علمائے اسلام (ضلع ہوڑہ) بنگال۔

شب معراج: تحفہ خداوندی

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام
علی سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد!

رجب المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے اللہ تعالی نے بارہ مہینوں میں مختلف دنوں اور راتوں کی اہمیت وفضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

" اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اِثْنَا عَشَرَ شَھْرًا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْھَآ اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ "

(سورہ توبہ آیت ۳۶)

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان وزمین بنائے ان میں چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔

اسی آیت کے تحت خزائن العرفان میں ہے،، چار حرمت والے مہینوں سے مراد تین متصل یعنی یکے بعد دیگرے ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ایک جدا رجب المرجب ہے عرب کے لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ان میں قتال یعنی جنگ وجدال حرام جانتے تھے اسلام میں ان مہینوں کی

حرمت وعظمت اور زیادہ کی گئی۔

احادیث مبارکہ میں جہاں شب قدر و شب برات کے فضائل وارد ہیں وہی کتب احادیث میں شب معراج کے فضائل اور اس رات میں عبادت الہی کا ثواب اور اہمیت وافادیت بھی تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ بعض حضرات کا دعوی ہے کہ شب معراج میں صحابہ کرام نے عبادات کا اہتمام نہیں کیا یہ سراسر حقیت سے چشم پوشی ہے کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹوٹ ٹوٹ کر جان دینے والے صحابہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے فضیلت سننے کے بعد بھی یونہی رات گذار دے جب کہ صحابہ کرام کامل طور پر آیت کریمہ "تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" (ان کے پہلو خوابگاہوں سے جدا ہوتے ہیں) کے مصداق ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی، فضائل الاوقات للبیہقی، جامع الاحادیث للسیوطی، تفسیر در منثور۔

دین اسلام نے مسلمانوں کو حکمت اور مصلحت پر مشتمل احکام عبادت دے کر رات دن کے مختلف اوقات انہیں طاعت خدا اور رسول میں مصروف رکھا چنانچہ دن کے اوقات میں نماز، روزہ، تسبیح وتہلیل اور تلاوت قرآن کی ترغیب دی اور شب میں قیام اللیل اور صلوۃ کی کثرت کو اجاگر کیا تا کہ مسلمان خود کو ان امور میں مشغول رکھیں۔ اس سلسلے میں کثرت کے ساتھ حدیثیں وارد ہوئیں ہیں چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے تو جو کوئی رجب میں روزے رکھے گا تو اللہ تعالی اسے اس نہر سے سیراب کرے گا **(مکاشفة القلوب شعب الایمان)**

علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رجب بیج بونے کا شعبان المعظم آب پاشی کا اور رمضان المبارک فصل کاٹنے کا مہینہ ہے لہذا جو رجب المرجب میں عبادت کا بیج نہیں بوتا اور شعبان المعظم میں آنسوؤں سے سیراب نہیں کرتا وہ رمضان المبارک میں فصل رحمت کیونکر کاٹ سکے گا مزید فرماتے ہیں کہ رجب المرجب جسم کو شعبان المعظم دل کو اور رمضان المبارک روح کو پاک کرتا ہے حدیث پاک میں ہے،،

- عن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال فی
  سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
- رجب لیلة یکتب للعامل فیها حسنات مائة سنة وذالك
  سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
- لثلاث بقین من رجب فمن صلی فیها اثنی عشرة رکعة
  کہ ماہ رجب میں ایک ایسی رات ہے جس میں عمل کرنے والے کے حق
- یقراء فی کل رکعة فاتحة الکتاب وسورة من القرآن ثم
  میں سو سال کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے تو جو
- یقول سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
  شخص اس رات بارہ رکعات پڑھتا ہے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ
- مائة مرة ویستغفر اللہ مائة مرة ویصلی علی النبی صلی
  اور قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھے ہر رکعت کے بعد قعدہ کرے اخیر میں سلام
- اللہ علیہ وسلم مائة مرة ویدعو لنفسه ماشاء من امر
  پھیرے پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

- دنیاہ وآخرتہ ویصح صائما فان اللہ یستجب دعائہ لا الہ الا اللہ

واللہ اکبر پڑھے سو مرتبہ استغفار کرے سو مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- کلہ الا ان یدعو فی معصیۃ۔

کی خدمت اقدس میں درود شریف پڑھے اور اپنے حق میں دنیا وآخرت کی بھلائی سے متعلق دعا کرے اور صبح روزہ رکھے تو یقینا اللہ تعالی اس کی تمام دعائیں قبول فرمائے گا البتہ کسی نافرمانی والے کام میں دعا نہ کرے (تو یہ دعا مقبول نہ ہوگی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے ماہ حرام میں تین دن جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اس کے لئے دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائیگا۔ (مجمع الزوائد) ماثبت من السنۃ میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی کہ میری فضیلت باقی انبیاء پر اور رمضان کی فضیلت ایسی ہے جیسی اللہ تعالی کی فضیلت تمام بندوں پر۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گزارے یہ سو برس کے روزوں کے برابر ہو اور وہ ستائیسویں رجب ہے اسی تاریخ کو اللہ تعالی نے اپنے محبوب کو مبعوث فرمایا۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ستائیسویں رجب کو روزہ رکھے گا اللہ تعالی اس کے لئے ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھے گا اس کی وجہ فضیلت یہ ہے کہ اس دن حضرت جبریل امین پہلی وحی لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف فرما ہوئے اسی ماہ میں حضور کو معراج سے سرفراز کیا گیا

حضور نے ارشاد فرمایا،، رجب اللہ کا مہینہ ہے جس نے رجب کا ایک روزہ رکھا اس نے اپنے لئے اللہ کی رضا کو واجب کر لیا (مکاشفۃ القلوب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رجب شریف ایک عظیم الشان مہینہ ہے اس میں اللہ تعالی نیکیوں کو دوگنا کرتا ہے جو آدمی رجب المرجب کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے گویا کہ اس نے سال بھر کے روزے رکھے اور جو رجب کے سات دن روزے رکھے تو اس پر دوزخ کے سات دروازے بند کئے جائیں گے اور جو اس کے آٹھ دن کے روزے رکھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائیں گے اور جو آدمی رجب کے دس دن روزے رکھے اللہ تعالی سے جس چیز کا سوال کریگا وہ اسے دے گا اور جو رجب کے پندرہ دن روزہ رکھے تو آسمان سے ایک منادی پکارے گا کہ تیرے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے پس نئے سرے سے عمل کرو اور جو آدمی زیادہ روزے رکھے گا اللہ تعالی زیادہ دے گا (ماثبت من السنۃ)

فضیلت شب معراج

شب معراج وہ متبرک رات ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار الٰہی سے سرفراز کیا گیا یہ شب اور کئی ایک فضائل کے حصول کی شب ہے اس شب کی فضیلت کو جان کر اس میں رضائے الٰہی کیلئے قیام، قعود و رکوع و سجود کرنا صالحین امت کا شیوہ ہے۔ یہ وہ رات ہے جس کو نفقد والی رات اور قیام اللیل و شب بیداری کی رات کہا جاتا ہے اس رات میں غفلت کرنے والوں کے لئے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،، یہ بات ذہن نشیں کر لو کہ زیادہ فضیلت رکھنے والی مخصوص راتیں جن میں شب بیداری کا مستحب ہونا یقینی طور پر ثابت طالب حق کو اس سے غافل رہنا مناسب نہیں کیونکہ یہ راتیں خیرات اور بھلائیوں کے موسم اور اخروی

تجارت کے سنہری مواقع ہیں تاجر جب موسم میں غافل ہوتو نفع نہیں کمائے گا اور مرید فضائل اوقات سے غافل ہوتو کامیاب نہیں ہوگا ان راتوں میں ماہ رجب کی پہلی پندرھویں اور ستائیسویں شب ہے جوکہ معراج کی رات ہے۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۳۷۳ بیان اللیالی)

اگر کہا جائے کہ یہ سب حدیثیں ضعیف ہیں تو یاد رہے کہ ضعیف حدیثیں بھی باب فضائل میں معتبر ہیں چنانچہ امام ابوذکریا محی الدین یحی بن شرف نوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الاربعین النوویہ مقدمہ میں فرماتے ہیں: **قد اتفق العلماء علی جواز العمل بالحدیث للضعیف فی فضائل الاعمال۔** علماء امت نے فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کو بالاتفاق جائز کہا ہے۔

●

واقعہ معراج ایک نظر میں

واقعہ معراج اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو چشم زدن میں ظاہر ارونما ہوا مگر حقیقتا اس میں کتنا وقت لگا یہ اللہ تعالی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں اللہ تعالی نے اس واقعہ میں اپنے محبوب دانائے غیوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرایا واقعہ معراج اعلان نبوت کے دسویں سال اور ہجرت مقدسہ سے ایک سال پہلے مکہ مکرمہ میں پیش آیا چشم زدن میں عالم بالا کا نقشہ بدل گیا حطیم کعبہ میں نبی کریم ﷺ لیٹے ہوئے ہیں حکم ربی ہوا اے جبرئیل! آج میرے محبوب کو عالم بالا کا سیر کراؤ جبرئیل امین سرکار ابد قرار کی بارگاہ میں حاضر آئے ارشاد فرمایا: **ان اللہ اشتاق الی لقائك یا رسول اللہ** یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالی آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ چنانچہ آپ نے سفر کی تیاری شروع کی اس موقع پر حضرت جبرئیل امین نے آپ کا سینہ

مبارک چاک کیا اور دل کو دھویا سرکار علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے میرا سینہ چاک کیا۔ سینہ چاک کرنے کے بعد میرا دل نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان وحکمت سے لبریز تھا اس کے بعد میرے دل کو دھویا گیا پھر وہ ایمان وحکمت سے لبریز ہوگیا اس قلب کو سینہ اقدس میں اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵٦٨۔)

سینہ اقدس کے شق کئے جانے میں کئی حکمتیں ہیں جن میں ایک حکمت یہ ہے کہ قلب اطہر میں ایسی قدرت قدسیہ شامل ہوجائے جس سے آسمانوں پر تشریف لے جانے اور عالم سموات کا مشاہدہ کرنے بالخصوص دیدار الٰہی کرنے میں کوئی دقت اور دشواری پیش نہ آئے پھر حضور ﷺ کے سر انور پر عمامہ باندھا گیا علامہ کاشفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ شب معراج حضور ﷺ کو جو عمامہ پہنایا گیا وہ عمامہ مبارک حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے سات ہزار سال پہلے کا تیار کیا ہوا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو نور کی ایک چادر پہنائی زمرد کی نعلین مبارک پاؤں میں زیب تن فرمائی یاقوت کا کمر بند باندھا ۔ (معارج النبوۃ ص ٦٠١)

حضرت امام کاشفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات اسی ہزار فرشتے حضور ﷺ کے دائیں طرف اور اسی ہزار بائیں طرف تھے یہ عظیم قافلہ نہایت شان وشوکت کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصی کی طرف روانہ ہوا یہ گھڑی کس قدر دلنواز تھی کہ جب مکاں سے لامکاں تک نور ہی نور پھیلا ہوا تھا راستے میں مختلف مناظر پیش آئے آفتاب نبوت حضرت محمد ﷺ مسجد اقصی میں داخل ہوتے ہیں صحن حرم سے فلک تک نور ہی نور چھایا ہوا ہے حضرت جبرئیل امین یہاں پہنچ کر اذان دی تمام انبیاء ورسل صف در صف کھڑے ہیں لیکن سب اس کا انتظار کر رہے ہین کہ نماز کون پڑھائے جب صفیں بن چکیں تو جبرئیل امین نے

آپ کا ہی دست مبارک پکڑ کر آگے کر دیا آپ نے تمام انبیاء و رسل اور ملائکہ کی امامت فرمائی اور سب نے آپ کی اقتداء میں دو رکعات نماز ادا کر کے اپنی نیاز مندی کا اعلان کیا ملائکہ اور انبیاء کرام سب کے سب سر تسلیم خم کیئے ہوئے کھڑے ہیں بیت المقدس نے آج تک ایسا دلنواز اور روح پرور سماں نہیں دیکھا ہوگا وہاں سے فارغ ہوتے ہی سرور کونین ﷺ نوری مخلوق کے جھرمٹ میں آسمان کی طرف روانہ ہوتے ہیں پہلے آسمان میں حضرت آدم علیہ السلام اور دوسرے آسمان میں حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت یحیٰ علیہ السلام تیسرے میں حضرت یوسف علیہ السلام چوتھے میں حضرت ادریس علیہ السلام پانچویں پر حضرت ہارون علیہ السلام چھٹے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلا نے سرور کونین ﷺ کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا پھر آپ ﷺ کو جنت کی سیر کرائی گئی پھر آپ اس مقام پر پہونچے جہاں قلم قدرت کے چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی اس کے بعد پھر آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے (سدرہ وہ مقام ہے جہاں انسان کے علوم کی انتہا ہے) وہاں قدرت کے وہ عجائب وغرائب دیکھے جو کسی آنکھ نے آج تک نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے وہم وگمان کی وہاں تک رسائی ہوئی ادھر فرشتوں نے رب سے اذن طلب کیا کہ اے اللہ! تیرے محبوب تشریف لا رہے ہیں ان کے دیدار کی ہمیں اجازت عطا فرما اللہ تعالی نے حکم دیا کہ تمام فرشتے سدرۃ المنتہیٰ پر جمع ہو جائیں اور جب میرے محبوب کی سواری آئے تو سب زیارت کر لیں چنانچہ ملائکہ سدرہ پر جمع ہو گئے اور جمال مصطفی ﷺ کو دیکھنے کے لئے سدرہ کو ڈھانک لیا۔ (تفسیر درمنثور جلد ۶۔)

پھر وہ مبارک گھڑی آگئی کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ حرم الٰہی میں پہونچے اور اپنے سر کی آنکھوں سے عین عالم بیداری میں اللہ تعالی کی زیارت کی جس کو قرآن نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے: ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ (سورہ نجم ۹،۸)

پھر وہ (رب العزت اپنے حبیب محمد مصطفی ﷺ سے) قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہوگیا پھر (جلوہ حق اور حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں صرف) دو کمانوں کی مقدار کا فاصلہ رہ گیا یا (انتہائے قرب میں) اس سے بھی کم ہوگیا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور تمام محققین صحابہ و آئمہ کی یہی تحقیق ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھا چنانچہ حدیث پاک میں ہے "رئیت ربی فی احسن صورتہ فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا" میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا پھر اس نے میرے دونوں کاندھوں کے درمیان اپنا دست قدرت رکھا اس سے میں نے اپنے سینہ میں ٹھنڈک پائی اور زمین و آسمان کی ہر چیز کو جان لیا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸)

اس کے بعد حضور اکرم ﷺ سجدہ میں چلے گئے اور خداوند عالم سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا اسی وقت نمازیں فرض کی گئیں۔ واپسی معراج پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشوروں سے بار بار مہمان عرش بارگاہ رب العرش میں نماز میں کمی کی التجا کی بالاخر کم ہوتے ہوتے پانچ وقت کی نماز رہ گئی اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،، محبوب ہم اپنی بات بدلتے نہیں،، اگرچہ نمازیں تعداد میں پانچ وقت کی ہیں مگر ان کا ثواب دس گنا زیادہ دیا جائیگا میں آپ کی امت کو پانچ وقت کی نماز کے عوض پچاس وقت کی نمازوں کا ثواب دونگا۔

آقائے دو عالم ﷺ کو شب معراج اللہ تعالیٰ نے تین تحفے عطا فرمائے پہلا سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں جن میں اسلامی عقائد و ایمان کی تکمیل اور مصیبتوں کے ختم ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے دوسرا تحفہ یہ دیا گیا کہ امت محمدیہ ﷺ میں جو بھی شرک نہ کرے گا بخشا جائیگا تیسرا تحفہ یہ کہ امت پر پچاس نمازیں فرض ہونگی۔

سینہ مبارک کتنی بار چاک کیا گیا؟

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ،،الم نشرح،، کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے کہ چار مرتبہ آپ کا سینہ مبارک چاک کیا گیا اور اس میں نور و حکمت کا خزانہ بھرا گیا۔

۱) پہلی مرتبہ جب آپ حضرت دائی حلیمہ کے گھر تھے اور اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ جنگل میں تشریف فرماتے تھے اس کی حکمت یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان وسوسوں اور خیالات سے محفوظ رہیں جن میں بچے مبتلا ہو کر کھیل کود اور شرارتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

۲) دوسری بار دس برس کی عمر میں ہوا تاکہ جوانی کی پر آشوب شہوتوں کے خطرات سے آپ بے خوف ہو جائیں۔

۳) تیسری بار غار حرا میں شق صدر ہوا اور آپ کے قلب میں نور سکینہ بھر دیا گیا تاکہ آپ وحی الٰہی کے عظیم اور گراں بار بوجھ کو برداشت کر سکیں۔

۴) چوتھی مرتبہ شب معراج میں جس کا ذکر اوپر گزرا۔

●

رجب المرجب کی خاص عبادت

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنے والوں کو سو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے جو شخص ستائیسویں رجب کی رات بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھے اور دو دو رکعات پر تشہد (التحیات للہ) آخر تک پڑھ کر بعد درود سلام پھیرے اور بارہ رکعات پڑھنے کے بعد ۱۰۰ مرتبہ تسبیح پڑھے (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر) پھر ۱۰۰ مرتبہ استغفر اللہ اور ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھے تو دنیا و آخرت کے امور کے متعلق جو چاہے دعا کرے اور صبح میں روزہ رکھے تو یقینا اللہ تعالی اس کی تمام دعائیں قبول فرمائیگا مگر یہ کہ وہ کوئی ایسی دعا نہ کرے جو گناہ میں شمار ہوتی ہو کیونکہ ایسی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (احیاء العلوم شعب الایمان۔ اول ص ۳۷۲)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ رجب کی ستائیسویں کو اعتکاف کی حالت میں صبح کرتے تھے اور ظہر کے وقت تک نماز پڑھتے تھے اور ظہر پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر تک نفل پڑھا کرتے تھے اس کے بعد چار رکعات نماز پڑھتے اور ہر ایک رکعت میں ایک دفعہ الحمد شریف اور ایک دفعہ معوذتین (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس) تین دفعہ سورۃ القدر اور پچاس مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔

●

نوافل شب معراج

۱) ۱۲ رکعات دو دو کر کے: ہر رکعت میں الحمد کے بعد پانچ بار "قل ھو اللہ احد" ۱۲ رکعات مکمل کرنے کے بعد ۱۰۰ مرتبہ کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ استغفار ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

فضیلت: جو دعا کرے ان شاء اللہ العزیز قبول ہو گی۔

۲) ۶ رکعات دو دو کر کے: ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۷ مرتبہ، ،قل ھو اللہ احد،، پڑھے ۶ رکعات مکمل کرنے کے بعد ۵۰ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

فضیلت: تمام دینی و دنیوی حاجات پوری ہونگی اور ۷۰ ہزار گناہ معاف ہوں گے۔

۳) ۲ رکعات: ہر رکعات میں الحمد کے بعد ۲۷ مرتبہ، ،قل ھو اللہ احد، پڑھے اور قعدہ میں التحیات کے بعد ۲۷ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے سلام کے بعد اس کا ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے۔

۴) ۲ رکعات: پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار، ،الم نشرح، ، دوسری رکعت میں الحمد کے بعد، ،لایلٰف قریش، ، پڑھیں۔

فضیلت: اس طرح نماز پڑھنے سے اولیاء کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۵) ۱۰ رکعات دو دو کر کے: ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین بار قل یآیھا الکافرون تین بار قل ھو اللہ احد ۱۰ رکعات پوری کرنے کے بعد ایک بار کلمہ توحید پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی الہ الطاھرین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نوٹ: مذکورہ طریقوں میں سے کوئی بھی طریقہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ اللہ تعالی کریم اور رحیم ہے۔

●

شب معراج کی ماثور دعائیں

اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی

اے اللہ تو بہت معاف فرمانے والا ہے اور معافی سے محبت رکھتا ہے پس مجھے معاف فرمادے۔ (جامع ترمذی)

اللھم بارك لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان اے اللہ ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور ہمیں ماہ رمضان تک پہونچا۔ (کنز العمال)

ہر دعا کے آگے پیچھے درود شریف پڑھیں کیونکہ درود شریف کے بغیر دعا معلق رہتی ہے

حدیث پاک میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بیشک دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں جاتی جب تک کہ تم اپنے نبی کی خدمت میں درود شریف نہ پڑھ لو۔ (جامع ترمذی)

* * *

شب برات کی حقیقت اور فضیلت

ہو مبارک مومنو آئی شب برات
رحمت خدا کی بن کر چھائی شب برات

اِنَّآ اَنزَلنَاہُ فِی لَیلَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنذِرِینَ فِیہَا یُفرَقُ
کُلُّ اَمرٍ حَکِیمٍ (الدخان)

قسم ہے اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام (کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کے دو قول ہیں بعض کے نزدیک لیلۃ المبارکہ سے مراد لیلۃ القدر ہے اور بعض کے نزیک شب برات ہے۔

شب برات کو شب برات کیوں کہتے ہیں:

ماہ شعبان کی پندرھویں رات کو شب برات کہا جاتا ہے شب کے معنی ہیں رات اور برات کے معنی بری ہونے اور قطع تعلق کرنے کے ہیں چونکہ اس رات مسلمان توبہ کرکے گناہوں سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اللہ تعالی کی رحمت سے بیشمار مسلمان جہنم سے نجات پاتے ہیں اس لئے اس رات کو شب برات کہتے ہیں اس رات کو لیلۃ المبارکہ یعنی برکت والی رات لیلۃ الصک یعنی تقسیم امور کی رات اور لیلۃ الرحمۃ یعنی رحمت نازل ہونے کی رات بھی

کہی جاتی ہے اس سلسلے میں ایک دوسرا قول بھی ہے کہ شب فارسی لفظ ہے جس کے معنی رات ہے برات سنسکرت سے ماخوذ ہے جو فارسی اور اردو میں الگ الگ معنی میں استعمال ہوتا ہے اردو میں برات کا مطلب شادی کا جلوس اور یہی معنی ہندی زبان کا بھی ہے اور فارسی میں برات کا معنی حصہ، نقد، تقدیر وغیرہ ہے عربی زبان میں اسی کو،، براۃ،، لکھا جاتا ہے۔

"قیل سمیت لیلة البراۃ لان برائتین براۃ الاشقیاء من الرحمٰن وبراۃ الاولیاء من الخذلان" (غنیۃ الطالبین ۱/۱۹۲)

شب برات اس لئے بھی نام رکھا گیا کہ اس میں دو نجاتیں ہیں ایک نجات بدبختوں کی عذاب الٰہی سے اور دوسری نجات اولیاء اللہ کی رسوائی وذلت سے۔ اور جلالین شریف میں ہے،، وہ شب قدر ہے یا شب برات جس میں قرآن اترا ساتویں آسمان سے آسمان دنیا پر البتہ جمہور علماء اول کی طرف گئے ہیں ایسا ہی تفسیر مدارک میں لکھا ہے، (جلالین ص ۴۱۰)

مذکورہ عبارت میں بعض نے لیلۃ المبارکہ سے مراد لیلۃ القدر بھی لیا ہے اور بعض نے شب برات تفسیر صاوی میں ہے کہ لیلۃ المبارکہ سے مراد شب برات ہے یہ مسلک حضرت عکرمہ اور دوسرے گروہ کا ہے اس کی توجیہ یہ بھی کی جاتی ہے کہ لیلۃ المبارکہ کے چار نام ہیں لیلۃ المبارکہ، لیلۃ الرحمۃ، لیلۃ البراۃ، لیلۃ الصک۔ فتح القدیر میں ہے حضرت عطیہ بن اسود رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میرے دل میں ان تین آیتوں کے بارے میں شک ہے کہ اس سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے بھی اس کا جواب یہی دیا کہ بعض کے نزدیک شب قدر اور بعض کے نزدیک برات۔ بہرحال اس رات (شب برات) میں عبادت کی بڑی فضیلت آئی ہے آیت کریمہ کے علاوہ بہت سی حدیثیں اس پر دال ہیں۔

۱) چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس رات میں آسمان دنیا پر اپنی شایان شان نزول فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں سے زیادہ گناہگاروں کو معاف فرماتا ہے (جامع ترمذی)

۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب برات کو اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی طرف دیکھتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔

۳) حضرت مغیرہ بن اخنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس شعبان سے دوسرے شعبان تک لوگوں کی عمریں لکھی جاتی ہیں یہاں تک کہ ایک آدمی نکاح کرے گا اس کے یہاں بچہ پیدا ہوگا اور اس کا نام مُردوں میں لکھا جاچکا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۴/۷ ۱۳)

۴) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ماہ شعبان کی پندرھویں رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر (اپنے حسب حال) نزول فرماتا ہے پس وہ شرک اور اپنے بھائی سے عداوت رکھنے والے کے سوا سارے بندوں کی بخشش فرمادیتا ہے۔ (مسند بزاز ۱/۲۰۶ سنن ابن ماجہ ۱/۴۴۴)

۵) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ رب العزت شعبان کی پندرھویں رات کو اپنی شان کے مطابق اپنے بندوں پر مطلع ہوتا ہے پس وہ مومنوں کی مغفرت فرماتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور وہ اہل حسد کو ان کے حسد میں چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کے وہ اسے ترک کردے۔ (طبرانی معجم کبیر ۲۲/۲۲۳)

۶) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نصف شعبان کی شب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز لگائی جاتی ہے کہ ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اس کے گناہوں کو معاف کروں ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں

عطا کروں ہر سوال کرنے والے کو میں عطا کرتا ہوں سوائے مشرک اور زنا کرنے والے کے (بیہقی فی شعب الایمان ۳/ ۳۸۳)

مذکورہ تمام احادیث مبارکہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ شب برات سے متعلق جتنی بھی حدیثیں ہیں ان کی تعداد حد تواتر تک پہونچتی ہیں لہذا اتنے صحابہ کا کسی مسئلہ پر احادیث روایت کرنا ان کی حجیت اور قطعیت کو ثابت کرتا ہے۔

جس طرح اس ماہ کی نصف شب کی عبادت کی فضیلت ہے اسی طرح اس ماہ کے نوافل روزوں کی بھی فضیلت ہے اسی لئے امت مسلمہ اس رات کثرت نوافل کے ساتھ ساتھ نوافل روزے کا بھی اہتمام کرے چنانچہ کافی حدیثیں اس پر بھی دال ہیں۔

۱) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے آپ شعبان کا سارا مہینہ روزہ رکھتے اور کہتے کہ اتنا عمل کرو جس کی تم استطاعت رکھتے ہو بے شک اللہ تعالیٰ اجر دینے سے نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم (عمل سے) اکتا جاؤ۔ (صحیح بخاری، کتاب الصوم)

۲) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے (نفلی) روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اتنے دن روزہ رکھتے اور اتنے دن روزہ نہ رکھتے ہم کہتے کہ آپ نے بہت دن روزہ نہیں رکھا اور میں نے آپ کو شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں (نفلی) روزے رکھتے نہیں دیکھا آپ شعبان کا سارا مہینہ روزہ رکھتے سوائے چند دن کے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام)

۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ شعبان کا سارا مہینہ روزہ رکھتے تھے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ سب

مہینوں میں سے شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالی اس میں اس سال مرنے والوں کے نام لکھدیتا ہے اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میری موت کے بارے میں جب فیصلہ کیا جائے تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔

۴) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ میں نے شعبان سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں آپ کو اتنے اہتمام سے روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا یہ ایسا مہینہ ہے جو ماہ رجب اور رمضان کے درمیان آتا ہے اور لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں حالانکہ اس مہینہ میں (پورے سال کے) اعمال اللہ سبحانہ تعالی کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اس حالت میں پیش کئے جائیں کہ میں روزے سے ہوں۔ (سنن نسائی باب صوم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

●

شب برات میں شب بیداری

اللہ تعالی نے انسان اور جنات کو عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ قرآن کا اعلان ہے اور بندہ عبادات کے ذریعہ قرب خدا حاصل کرتا ہے اور کثرت نوافل کی بنا پر محبوبین میں شمار ہوتا ہے اس لئے بندہ مومن اس رات نوافل کی کثرت کرے یاد رہے کہ دن کے نوافل کے مقابلہ میں رات کے نوافل کی زیادہ فضیلت ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ،، پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں کوئی شخص (مسلمان) جاگے اور وہ راتیں عبادت میں گذارے تو ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے ان راتوں میں سے ایک رات شعبان المعظم کی پندرھویں رات ہے۔ (روح البیان ۸/ ۴۰۳)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی ہیں جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرھویں رات، دونوں عیدوں کی راتیں۔ (مصنف عبدالرزاق)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی پندرھویں شب میں تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور ساری مخلوق کی سوائے مشرک اور بغض رکھنے والوں کے سب کی مغفرت فرماتا ہے۔ (طبرانی، صحیح ابن حبان)

یاد رہے شب برات میں پوری رات جاگنا کوئی ضروری نہیں ہے جتنی آسانی ہو عبادت کرلیں تاکہ رات میں عبادت بھی ہو اور فجر کی نماز بھی وقت پر ادا ہو وہ عبادت قابل قبول نہیں کہ بندہ رات بھر جاگ کے نفل ادا کرتا رہے اور فجر کی فرض قضا کردے۔

صلوۃ الخیر (شب برات کی نماز)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے تیس صحابہ کرام نے یہ بات بیان فرمائی کہ جو شعبان المعظم کی پندرھویں شب کو سو (۱۰۰) رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ عزوجل اس کی طرف ۷۰ مرتبہ نظر رحمت فرمائے گا اور ہر نظر میں اس کی ۷۰ حاجتیں پوری فرمائے گا ان حاجتوں میں سب سے کم اس کی مغفرت ہے۔ (فیضان شعبان ص ۱۳)

- ۲/رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھے۔

ترکیب : ہر رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار آیت الکرسی، تین بار،، قل ھو اللہ،، پڑھے۔

فضیلت : ہر قطرہ پانی کے بدلے سات سو رکعات نفل کا ثواب ملے گا۔

● ۲؍رکعت نفل۔

ترکیب : ہر رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار آیت الکرسی ۱۵ پندرہ بار قل ھو اللہ احد پڑھے اور سلام کے بعد ۱۰۰ بار درود شریف پڑھے۔

فضیلت : روزی میں برکت ہوگی رنج و غم سے نجات اور گناہوں کی بخشش و مغفرت ہوگی۔

● ۸؍رکعت (دو دو رکعت کر کے)

ترکیب : ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد ۵ پانچ بار قل ھو اللہ احد شریف پوری سورۃ پڑھے۔

فضیلت : گناہوں سے پاک و صاف ہوگا دعائیں قبول ہوگی عظیم ثواب کے مستحق ہونگے۔

● ۱۲؍رکعت (دو دو رکعت کر کے)

ترکیب : ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد ۱۰ دس بار قل ھو اللہ شریف ۱۲ بارہ رکعت پڑھنے کے بعد ۱۰ دس بار کلمہ توحید ۱۰ دس بار کلمہ تمجید اور ۱۰ دس بار درود شریف پڑھے۔

● ۱۲؍رکعت (دو دو کر کے پڑھیں) ہر دو رکعت نفل کی نیت سے پڑھیں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورۃ پڑھیں ہر دو رکعت کے بعد سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ۱۰۰ بار اور آخر میں درود شریف ۱۰۰ بار پھر جو جائز دعا مانگنا چاہیں مانگیں اللہ تعالی اس دعا کو رد نہیں فرمائے گا قبول فرمائے گا۔

● ۱۴؍رکعت (دو دو کر کے)

ترکیب : ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد جو سورۃ چاہے پڑھے۔

فضیلت : جو بھی دعائیں مانگے قبول ہونگی۔

- ۴رر رکعت (دو دو کر کے)

ترکیب : ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد ۵۰ پچاس بار سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھے۔

فضیلت : گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے ابھی ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

- ۸رر رکعت (دو دو کر کے)

ترکیب : ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد ١١ گیارہ بار قل ھو اللہ شریف پڑھے پھر اس کا ثواب خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو نذر کرے۔

فضیلت : آپ فرماتی ہیں کہ میں اس نماز پڑھنے والے کی شفاعت کئے بغیر جنت میں قدم نہیں رکھوں گی۔

◆

شب برات میں قبرستان جانا

اس رات میں ایک اور عمل ہے جو ایک روایت سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جنت البقیع میں تشریف لے گئے اب چونکہ حضور ﷺ اس رات میں جنت البقیع تشریف لے گئے اس لئے مسلمان اس بات کا اہتمام کرنے لگیں کہ شب برات میں قبرستان جائیں علماء نے فرمایا ہے کہ جو چیز رسول اللہ ﷺ سے جس درجہ میں ثابت ہو اسے اسی درجہ میں رکھنا چاہئے اس سے آگے نہیں بڑھنا چاہئیے لہذا ساری حیات طیبہ میں رسول اللہ ﷺ سے صرف ایک مرتبہ جانا مروی ہے اس لئے مسلمانون کو بھی چاہیے کہ اسے شب برات کا لازمی حصہ نہ بنالیں اور یہ نہ سمجھ لیں کہ اس کے بغیر شب برات ہوتی ہی

نہیں شب برات یہ عبادت کی رات ہے اس رات میں جتنی زیادہ ہو سکے اللہ کی بارگاہ میں عبادت کا اہتمام کریں زیادہ سے زیادہ قضائے عمری پڑھیں اگر قضا مکمل ہو جائے تو نوافل کی کثرت کریں اور اورادو وظائف میں مشغول رہیں۔

●

قضائے عمری پڑھنے کا آسان طریقہ

سب سے افضل یہ ہے کہ ان نورانی (شب معراج، شب برات، شب قدر) راتوں میں قضائے عمری کا ضرور اہتمام کریں جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں ان کا پڑھنا جلد از جلد واجب ہے لھذا جو بھی وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ سب پوری ہو جائیں (درمختار) قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے تا کہ بری الذمہ ہو جائے۔ (قانون شریعت) جس کے ذمہ برسوں کی نمازیں قضا ہوں اور ٹھیک یاد نہ ہو کہ کتنے دن سے کون کون قضا ہوئی تو وہ یوں نیت کر کے پڑھے کہ سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کو ادا کرتا ہوں یا سب میں پہلی ظہر، عصر جس کی قضا پڑھنا چاہے اس کی نیت کرے اور اسی طرح سب نمازوں کی قضا پڑھ ڈالے یہاں تک کہ یقین ہو جائے کہ سب ادا ہو گئی۔ (قانون شریعت)

ایک دن اور رات میں مع تین رکعت وتر کل ۲۰ بیس رکعتیں ہوتیں ہیں فجر کی دو رکعت فرض ظہر کی چار رکعت فرض عصر کی چار رکعت فرض مغرب کی تین رکعت فرض عشاء کی چار رکعت فرض اور تین رکعت وتر کل بیس رکعتیں ہوئیں جس مسلمان پر بہت سی نمازیں قضا ہوں اس کے لئے جلد ادا ہونے کی صورت یہ ہے تین اور چار فرض رکعتوں میں تیسری اور چوتھی رکعت میں بجائے الحمد شریف کے تین بار "سبحان اللہ" کہے اور رکوع و سجود میں صرف

ایک بار "سبحان ربی العظیم" اور "سبحان ربی الاعلی" پڑھ لینا کافی ہے اور تشہد کے بعد دونوں درود شریف اور دعاء ماثورہ کے بجائے "اللھم صل علی سیدنا محمد والہ" اور وتر میں بجائے دعاء قنوت "رب اغفرلی" کہنا کافی ہے لہٰذا ہر ایسا شخص جس کے ذمہ قضا باقی ہے چھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اعلان جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

●

نماز کی اہمیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان حشر میں جہاں اولین وآخرین جمع ہونگے وہاں آپ شفاعت کے لئے اپنی امتیوں کی کیسے شناخت فرمائیں گے آپ نے فرمایا کہ میری امتیوں کے اعضاء وضو (ہاتھ، پاؤں، چہرہ) روشن ہونگے جس کی بنیاد پر مسلمان دیگر امتیوں سے ممتاز ہونگے اور میں انہیں آسانی سے پہچان لوں گا اس زمانے میں کم نصیبی سے مسلمانوں کی اکثریت نماز سے غافل ہیں اس لئے انہیں وضو کی بھی حاجت نہیں ایسے میں میدان محشر میں ان کے اعضاء وضو روشن نہیں ہونگے پھر ان کی شناخت کیونکر ہوگی اور کیسے ان کی شفاعت ہوگی مسلمان عبرت حاصل کریں اور کامل وضو کے ساتھ نماز کی پابندی کریں تاکہ بخشش کا پروانہ مل جائے اللہ تعالی ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے آمین۔

●

اس رات میں عبادت کا طریقہ

اس رات عبادت کرنے کا مسنون طریقہ جو اولیاء عظام وائمہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سنتوں سے اخذ کیا درج ذیل ہے۔

۱) اس رات کے معمولات کی ابتدا تلاوت قرآن پاک سے کی جائے اور سورہ یٰسین کی کم از کم ۳ مرتبہ تلاوت کی جائے اور سورہ دخان کی بھی ۳ مرتبہ تلاوت کی جائے بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی پوری سورۃ کی تلاوت نہ بھی کر سکے تو پہلی ۸ آیتوں کی ۳ تین مرتبہ تلاوت کرے۔

۲) کم از کم ۱۰۰ مرتبہ اور اگر وقت زیادہ ہو تو ۱۰۰۰ مرتبہ دعاء حضرت یونس علیہ السلام "لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین" پڑھیں یہ دعا خاص طور سے اس رات کے لئے مجرب ہے۔

۳) کم از کم ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار "استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ" پڑھے۔

۴) کم از کم ایک تسبیح (۱۰۰ بار) درود پاک کا ورد کرے۔

۵) کم از کم آٹھ نوافل قیام اللیل کی نیت سے پڑھیں۔

۶) اس رات محفل نعت وتقاریر اور بعد ازاں حلقہ ذکر کا انعقاد کریں۔

۷) اس رات صلاۃ التسبیح کا ضرور اہتمام کریں کیونکہ یہ سلف صالحین کا طریقہ رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی بڑی فضیلت ثابت ہے،

چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے میرے چچا کیا میں تمہیں ایک تحفہ، ایک انعام اور ایک بھلائی یعنی ایسی دس خصلتیں نہ بتاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالی آپ کے سارے گناہ پہلے اور بعد کے نئے اور پرانے دانستہ اور نادانستہ چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر سب معاف فرمادے (وہ نماز صلوۃ التسبیح ہے) پھر آپ نے فرمایا اے میرے چچا اگر آپ ہر روز ایک مرتبہ صلوۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں تو پڑھ لیں اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھ لیں اگر ہفتہ میں بھی نہ پڑھ سکیں تو پھر ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اگر مہینہ میں بھی نہ پڑھ

سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیں اگر سال میں بھی ایک مرتبہ نہ پڑھ سکیں تو ساری زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹۰ باب صلوۃ التسبیح، جامع ترمذی، ابن ماجہ وغیرہ۔)

●

صلوۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ

چار رکعت نماز نفل کی نیت سے ادا کریں نیت کے بعد سب سے پہلے ثنا پڑھیں اس کے بعد ۱۵ پندرہ بار یہ کلمہ پڑھیں "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" پھر اس کے بعد سورہ فاتحہ اور کوئی سورۃ تلاوت کرنے کے بعد ۱۰ دس مرتبہ یہی کلمہ پڑھیں پھر رکوع میں جانے کے بعد یہی کلمہ ۱۰ دس بار پڑھیں پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ کی حالت میں یہی کلمہ ۱۰ دس بار پھر سجدے کی حالت میں ۱۰ دس بار پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ کی حالت میں ۱۰ دس بار پھر دوسرے سجدہ میں ۱۰ دس بار مذکورہ کلمہ پڑھیں (یہ کل ۷۵ پچھتر مرتبہ ہوئے) اسی طرح دوسری رکعت میں کرے۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۰۹ باب ماجاء فی صلوۃ التسبیح)

●

ایک غلط رسم کا ازالہ

بعض علاقے میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ کثرت سے شب برات میں آتش بازی، پٹاخہ بازی کرتے ہیں اور کبھی کبھی اس کا مقابلہ بھی ہوتا ہے (نعوذ باللہ من ذالک) مسلمان اس طرح کے قبیح فعل سے دور رہیں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے دور رکھیں کہ فرمان باری تعالی ہے "اے ایمان والو جہنم کی آگ سے خود بھی بچو اور اپنے گھر والوں کو بھی بچاؤ"

اعلی حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہیں بیشک حرام اور پورا حرام ہے کہ اس میں تضییع مال (مال کا ضائع کرنا) ہے"۔ (فتاوی رضویہ جدید ج ۲۳ ص ۲۷۹۔)

شب برات کی دعا

بعد نماز مغرب ٦ چھ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے پڑھیں پہلی دو رکعت درازگی عمر کی نیت سے دوسری دو رکعت دفع بلا کی نیت سے تیسری دو رکعت کشادگی رزق کی نیت سے ہر دو رکعت نماز کے بعد ایک بار سورہ یٰسین پڑھیں اور سورۃ کے اختتام پر دعاء نصف شعبان پڑھیں۔

دعاء نصف شعبان

بسم الله الرحمٰن الرحیم اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْهِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الطَّوْلِ وَ الْاِنْعَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَھْرُ اللَّاجِیْنَ وَ جَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَاَمَانُ الْخَائِفِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَكَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِیْ وَ حِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَقتَارَ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَكَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ سَعِیْدًا مَرْزُوْقًا مُوَفِّقًا لِلْخَیْرَاتِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّكَ الْمُرْسَلِ یَمْحُوا اللهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّ یُبْرَمُ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ وَصَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اے میرے اللہ تو ہی سب پر

احسان کرنے والا ہے اور تجھ پر کوئی احسان نہیں کرسکتا اۓ بزرگی اور مہربانی والے اور اۓ بخشش اور انعام کرنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی گرتوں کو تھامنے والا ہے بے پناہوں کو پناہ دینے والا ہے اور پریشان حالوں کا سہارا ہے اۓ اللہ اگر تو نے مجھے اپنے پاس ام الکتاب میں بھٹکا ہوا یا محروم یا کم نصیب لکھدیا ہے تو اۓ اللہ اپنے فضل سے میری خواری بدبختی راندگی اور روزی کی کمی کو مٹادے اور اپنے پاس ام الکتاب میں مجھے خوش نصیب وسیع الرزق اور نیک کردے بیشک تیرا یہ کہنا تیری کتاب میں جو تیرے نبی مرسل ﷺ کے ذریعے ہمیں پہونچی ہے سچ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے بنادیتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے اۓ خدا تجلی اعظم نصف شعبان مکرم کی رات میں جن میں تمام چیزوں کی تقسیم ونفاذ ہوتا ہے میری بلاؤں کو دور کر خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں جن سے تو واقف ہے بیشک تو ہی سب سے برتر اور بڑھ کر احسان کرنے والا ہے اللہ کی رحمت وسلامتی ہو ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی ال واولاد اور صحابہ پر تمام تعریفیں اللہ کی جو سارے جہان کا پالن ہار ہے۔

❋

شب قدر : مغفرت کی رات

اِنَّآ اَنزَلنَاہُ فِي لَيلَةِ القَدرِ ۝ وَمَآ اَدرَاكَ مَا لَيلَةُ القَدرِ ۝ لَيلَةُ القَدرِ خَيرٌ مِّن
اَلفِ شَهرٍ ۝ تَنَزَّلُ المَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِاِذنِ رَبِّهِم مِن كُلِّ اَمرٍ ۝
سَلَامٌ هِيَ حَتّىٰ مَطلَعِ الفَجرِ ۝

ترجمہ: بیشک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور تجھے کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس رات میں فرشتے اور جبرئیل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے اترتے ہیں یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔

اس سورت میں شب قدر کے متعدد فضائل مذکور ہیں۔

(۱) یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب میں قرآن نازل فرمایا جو نوع انسانی کے لئے ہدایت ہے اور دنیاوی و اخروی سعادت بھی۔ (۲) اس سورت میں اس رات کی تعظیم اور بندوں پر اللہ کے احسان کو بتانے کے لئے سوالیہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ (۳) یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (۴) اس رات میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے فرشتے خیر و برکت اور رحمت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں۔ (۵) یہ رات سلامتی والی رات ہے کیوں کہ اس رات میں

بندوں کی عذاب وعقاب سے آزادی ہوتی ہے۔ (۶) اللہ تعالیٰ نے اس شب سے متعلق پوری ایک سورت نازل فرمائی جو روز قیامت تک پڑھی جائے گی۔

شب قدر شرف وبرکت والی رات ہے اس کو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کئے جاتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت وقدر کے باعث اس کو شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں نیک اعمال مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں (تفسیر خازن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ نے میری امت کو شب قدر کا تحفہ عطا فرمایا اور ان سے پہلے اور کسی کو یہ رات عطا نہیں فرمائی۔" (مسند فردوس باب الالف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار حضرات حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت حزقیل علیہ السلام، حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کا ذکر فرمایا کہ ان حضرات نے اسی اسی برس اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور پلک جھپکنے کے برابر بھی اس کی نافرمانی نہیں کی اس پر صحابہ کرام کو تعجب ہوا فوراً ہی حضرت جبرئیل امیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کی امت کو ان حضرات کے اسی اسی برس عبادت کرنے پر تعجب ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر چیز بھیجی ہے چنانچہ آپ نے سورۃ القدر پڑھ کر سنائی اور فرمایا یہ اس سے بہتر ہے جس سے آپ اور آپ کی امت کو تعجب ہو رہا ہے یہ سن کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ خوش ہو گئے۔ (الدر المنثور)

اس کی شان نزول میں ایک دوسری روایت بھی ہے چنانچہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلی امتوں کے لوگوں کی عمروں پر توجہ فرمائی تو آپ کو اپنی امت کے لوگوں کی عمریں کم معلوم ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرمایا کہ جب گزشتہ لوگوں کے مقابلے میں ان کی عمریں کم ہیں تو ان کی نیکیاں بھی کم رہیں گی اس پر اللہ تعالی نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے (موطا امام مالک ص ۲۶۰)

اسی طرح حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک نیک شخص کا ذکر فرمایا جس نے ایک ہزار ماہ تک راہ خدا کے لئے ہتھیار اٹھائے رکھا صحابہ کرام کو اس پر تعجب ہوا تو اللہ تعالی نے یہ سورت نازل فرمائی اور ایک رات یعنی شب قدر کی عبادت کو اس مجاہد کی ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر قرار دیا (سنن کبری للبیہقی تفسیر ابن جریر)

صدر الافاضل حضرت مفتی نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "یہ اللہ تعالی کا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی شب قدر کی ایک رات عبادت کریں تو ان کا ثواب پچھلی امت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو۔" (خزائن العرفان، القدر)

بہر حال یہ متبرک رات اپنی آغوش میں ہزاروں نعمتیں لیکر نازل ہوتی ہے اور امت مسلمہ میں تقسیم کر کے رخصت ہو جاتی ہے حدیث پاک میں بھی اس رات کی بیشمار فضیلتیں آئیں ہیں۔ بقول ابو بکر وراق اس رات میں جو کتاب لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتاری وہ بھی قابل قدر ہے اور جس پیغمبر پر اتاری وہ بھی قابل قدر ہے اور جس امت پر اتاری وہ بھی تمام امتوں میں قابل قدر ہے۔

●

فضائل شب قدر

(۱) اسی رات میں فرشتوں کی پیدائش ہوئی۔ (۲) اسی رات جنت میں درخت لگائے گئے۔ (۳) اسی رات حضرت آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا۔ (۴) اسی رات بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی۔ (درمنثور) (۵) اسی رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے۔ (درمنثور) (۶) اسی رات میں بندوں کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ (۷) اسی رات آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق اسی رات رزق، بارش، زندگی یہاں تک کہ اس سال حج کرنے والوں کی تعداد لوح محفوظ سے نقل کر کے فرشتوں کے حوالے کر دی جاتی ہے (تفسیر قرطبی) (۸) اسی رات میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر پورا قرآن کریم نازل ہوا۔ (۹) اس رات آسمان سے بکثرت فرشتے اترتے ہیں جو مومنوں کو سلام کرتے ہیں مصافحہ کرتے ہیں اور ان کے لئے دعاء خیر بھی کرتے ہیں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ (تفسیر ابوالسعود)

حدیث شریف میں وارد ہے کہ اس رات میں طلوع فجر تک شیطان نہیں نکلتا اور نہ کسی کو فتنہ وفساد میں مبتلا کر سکتا ہے دیگر راتوں میں رحمتیں اور برکتیں آفات اور مصیبتیں دونوں نازل ہوتی رہتی ہیں مگر شب قدر میں سعادتیں، رحمتیں اور انعامات ربانی کا ہی نزول ہوتا ہے۔ (تفسیر صاوی)

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ،، انسانوں کے سردار آدم ہیں، اہل فارس کے سردار حضرت سلمان فارسی ہیں، رومیوں کے سردار حضرت صہیب رومی ہیں حبشیوں کے سردار حضرت بلال حبشی ہیں، تمام شہروں کا سردار مکہ مکرمہ ہے تمام وادیوں کی سردار

وادی بیت المقدس ہے، تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے تمام راتوں کی سردار شب قدر اور تمام کتابوں کی سردار قرآن پاک ہے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ شب قدر تمام راتوں کی سردار ہے اور کیوں نہ ہو کہ اللہ رب العزت نے اس کا تذکرہ خود کلام پاک میں فرمایا ہے جو تمام کلاموں کا سردار اسی طرح شب قدر تمام راتوں کی سردار۔

●

شب قدر احادیث میں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارے پاس یہ مہینہ آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات محروم رہ گیا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا اور محروم وہی رہے گا جس کی قسمت میں محرومی ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الصیام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔ (بخاری کتاب الایمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا،، شب قدر کو جبرئیل امین تمام فرشتوں کی جھرمٹ میں زمین پر اتر آتے ہیں وہ ہر اس شخص کے لئے دعاء مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے بیٹھے اللہ کو یاد کر رہا ہو۔

●

شب قدر کا تعین

شب قدر کون سی رات ہے اس کے بارے میں کوئی حتمی بات نہیں کہی جاسکتی نبی کریم ﷺ سے ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ ویں رمضان کی سبھی راتوں کے بارے میں حدیثیں ملتی ہیں یہی وجہ ہے کہ محدثین کرام کا کہنا ہے کہ یہ رات ہر سال تبدیل ہوتی رہتی ہے اس لئے بندے کو چاہئے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں عبادت کا اہتمام کریں کہ پتہ نہیں کہ کون سی رات شب قدر بن کر گزر جائے اس رات پوشیدہ رکھنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ بندہ زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت کر سکے۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وہ رات دیکھائی گئی تھی مگر پھر بھلا دیا گیا لہذا اب تم اسے رمضان کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری کتاب صلوۃ التراویح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کی آخری دس طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری)

حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے "لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین" (سنن ابوداؤد)

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابی بن کعب سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کی قسم میں چاہتا ہوں کہ وہ کون سی رات ہے جس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کرنے کا حکم دیا ہے یہ ستائیسویں رات ہے اس کی نشانی

یہ ہے کہ اس دن صبح کو سورج سفید ہوتا ہے اور اس میں شعاعیں نہیں ہوتی ہیں (مسلم شریف، کتاب صلوۃ المسافرین)

یوں تو شب قدر کے بارے میں بہت سے اقوال منقول ہیں امام ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں علماء کرام کے ۴۶ اقوال نقل کئے ہیں لیکن جو بات سب سے زیادہ درست معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ستائیسویں رات ہی شب قدر ہے۔

●

شب قدر کی علامت

شب قدر اگرچہ متحقق نہیں ہے مگر احادیث میں اس کی نشانی آئی ہے جس کے نتیجے میں اکثر قول ستائیسویں شب کا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رات نورانی اور چمکدار ہوتی ہے نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی۔ اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔ (رات میں آسمان پر انگارہ اور شعلہ سا جو بھاگتا ہوا نظر آتا ہے وہ اس رات میں نہیں ہوتا)

شب قدر کی صبح کو نکلنے والا سورج چاند کے مانند شعاعوں و کرنوں کے بغیر طلوع ہوتا ہے۔

سمندر کا کھارا (نمکین) پانی بھی اس رات میں میٹھا پایا گیا ہے "عذوبة الماء الملح" (الدر المنثور ۸)۔ اس رات انوار کی کثرت ہوتی ہے "كثرة الانوار فى تلك الليلة" (القرطبی ۲۰)۔ اس رات میں کتے کم بھوکتے ہیں اور گدھے بھی کم بولتے ہیں "قلة نبح الكلاب ونهيق الحمار" (صاوی ۴)

دعاؤں کی قبولیت کی رات

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو رات کا بیشتر حصہ جاگ کر گذارتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اور (عبادت میں) خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے۔ (مسلم، الصیام الاعتکاف)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری عشرے میں جتنی محنت کرتے تھے اور دنوں میں اتنی محنت نہیں کرتے تھے۔

یہ رات دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے اس لئے اس رات میں دوست واحباب اور والدین وتمام گزرے ہوئے مسلمانوں کے لئے دعاء مغفرت کرنی چاہئے۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس رات دعا میں مشغول ہونا سب سے بہتر ہے "الدعاء فی تلک اللیلۃ احب من الصلوۃ" (روح المعانی) اور دعا میں سب سے بہتر وہ دعا ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے "اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی" (ترمذی) اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے بھی معاف فرمادے۔

مسلمانوں کو چاہئیے کہ یہ رات عبادت میں گذارے اور اس رات میں کثرت سے

استغفار کرے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر کون سی رات ہے تو اس رات میں میں کیا کہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو "اللھم انك عفو كريم تحب العفو فاعف عني" اے اللہ بیشک تو معاف کرنے والا کرم کرنے والا ہے تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرمادے ۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

یاد رہے کہ شب قدر سال بھر میں ایک ہی مرتبہ آتی ہے اور کثیر روایات سے ثابت ہے کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے وہ بھی اس کی طاق راتوں میں لہذا اس رات کو کثرت سے تسبیح و تہلیل کے ساتھ ساتھ نوافل کا اہتمام کریں کیونکہ نوافل کے ذریعہ بندہ اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے یہ بھی ذہن نشین رہے کہ نوافل کا مقام فرائض کے بعد ہے اگر بندوں کے ذمہ فرض نماز باقی ہو تو پڑھی گئی نوافل معلق رہتی ہیں جب تک کہ فرض ادا نہ ہو۔ اس لئے جن کے ذمہ فرض نمازیں رہ گئی ہوں وہ ان راتوں میں قضائے عمری ادا کرے جس کا طریقہ شب برات کے بیان میں گزرا۔

نوٹ : اس رات بعد نماز عشاء سات بار "انا انزلنا" آخر سورۃ تک پڑھنے والے کو ہر مصیبت سے نجات ملے اور ہزار فرشتے اس کے لئے جنت کی دعا کرتے ہیں۔

نوافل شب قدر

● ۲ر رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار انا انزلناہ اور تین بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔

فضیلت: شب قدر کا ثواب حاصل ہوگا ایک شہر جنت میں دیا جائے گا جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہوگا۔

● ۲ر دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۷ سات بار انا انزلناہ اور سات بار قل ھو اللہ احد پڑھے اور سلام کے بعد استغفار اور درود شریف پڑھے۔

فضیلت: اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو اور اسکے ماں باپ کو بخش دیگا۔

● ۴ر رکعت (ایک سلام سے) ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین بار انا انزلناہ سات بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔ اللہ تعالیٰ موت کے سکرات آسان کر دے گا اور قبر کا عذاب دور فرما دے گا۔

● ۴ر رکعت (ایک سلام سے) اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار انا انزلناہ تین بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔

فضیلت: جنت میں چار ستون ملیں گے جن کے ہر ستون پر ہزار محل ہونگے۔

● ۴ر رکعت (ایک سلام سے) اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد للہ کے

بعد ایک بار انا انزلناہ اور ۲۷ ستائیس بار قل ھو اللہ احد پڑھے۔

فضیلت : اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے اور جنت المعلیٰ میں گھر عطا ہو گا۔

- ۴ رکعت (ایک سلام سے) ہر رکعت میں الحمد للہ کے بعد تین بار انا انزلناہ ۵۰ پچاس بار قل ھو اللہ احد پڑھے سلام کے بعد سجدہ میں جا کر ایک بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے۔

فضیلت : جو دعا مانگو قبول ہو گی صغیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے بے انتہا نعمت عطا ہو گی۔

یاد رہے! مذکورہ نوافل ہی ضروری نہیں ہے جو بھی میسر ہو پڑھ لے مگر سب سے بہتر یہ ہے کہ ان نورانی راتوں میں قضائے عمری کا ضرور اہتمام کریں۔ اس رات یہ دعا کثرت سے مانگیں اللہ تعالیٰ دونوں جہان کی نعمتوں سے مالا مال فرما دے گا۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ
برحمتك یا ارحم الراحمین

نوٹ : دعا میں اس ناچیز کو بھی یاد رکھیں۔

● تمت بالخیر ●

* * *

وہ اسمائے گرامی جن کے تعاون سے کتاب منظر عام پر آئی

برائے ایصال ثواب

معاونین	مرحومین	معاونین	مرحومین
مرزا رشید بیگ	مرزا انیس بیگ	سلطانہ بیگم	قمرون بیگم
اکبر علی انصاری	عبدالحلیم	نصرت پروین	غلام محمد
محمد مسلم	محمد ممتاز میاں	شہیدہ بی بی	مریم بی بی
سکندر حسین	دلاور حسین	محمد جلال الدین انصاری	عبدالجبار
حسن رضا	عبدالرزاق	شوکت علی	محمد علی
محمد دلاور حسین	عبدالقیوم	انور حسین رضوی	جمیلہ بیگم
عبدالستار	محمد صدیق	محمد اسلم	حسینہ بیگم
زاہد خاں	منوہر خاں	محمد اسرائیل	عبدالستار
محمد علاء الدین	محمد اسماعیل	محمد مشتاق احمد	ہاجرہ بی بی
محمد تحسین	عبدالستار	جہاں آراء خاتون	شکیل انصاری
شہباز عالم	حنیفہ خاتون	محمد شمیم (منا بابا)	محمد یوسف
شیخ ظہیر	رسول بخش	حاجی عاشق علی	محمد اسماعیل
محمد یاسین	محمد داؤد	امت رسول	ولی محمد
محمد اسلم	بے بی خاتون	محمد یوسف	محمد عثمان
محمد نعیم	محمد حکیم	محمد ظہیر	محمد شفیق
شوکت علی	محمد اسحاق	ستارہ بی بی	محمد معین الحق
جبار بھائی	محمد جھنکا میاں	پیر محمد	آمنہ خاتون

محمد نسیم
محمد تسلیم
محمد شمیم
محمد اعجاز
محمد توقیر احمد
انور حسین
محمد عثمان
عبدالصمد
سیف اللہ
محمد مشتاق
محمد عثمان
محمد مصطفےٰ
میمون النساء
ریاض احمد

بھاگو میاں
محمد حکیم
محمد نعیم
زبیدہ بیگم
صغرہ بی بی
محمد اسحاق
نمازی میاں
محمد شمشیر علی
علی احمد
ہاجرہ بیگم
محمد مسلم
محمد حنیف
جمعراتن بی بی
رحیمہ خاتون

محمد پرویز عالم
آبشار علی
محمد اعجاز
محمد اقبال
محمد حنیف شیخ
محمد عثمان
محمد عثمان
محمد امروز
محمد جہانگیر
محمد شمیم
محمد سہراب
محمد شمیم
محمد عیسیٰ

محمد قمر الدین
فیروز شیخ
محمد بشیر
محمد اسماعیل
ایجام بی بی
غلام رسول
سیرول بی بی
محمد احمد حسین
عبدالقدوس
حسینہ خاتون
محمد شفیع
آمنہ خاتون
عبدالشکور

گزارش

کتاب پڑھنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا مرحومین کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔ کہ اللہ رب العزت ان تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

Teen Mubarak Ratein

by :

Mufti Mohammad Shahroz Alam Akrami

Published by :
BALLY JAMA MASJID
HOWRAH

Printed By
ERFAN GRAPHICS
10, Hem Ghosh Lane, Shibpur, Howrah - 2
Mob. : 98312 85325 / 90881 85325